

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 16 دسمبر 1964

مگنیرم بنگور اینڈ کمپنی

بنام

سردار گرچن سنگھ

[کے این وانچو اور جے آر مدھو لکر، جسٹسز]

کنٹریکٹ ایکٹ، دفعہ 56- پلاٹ خریدنے کا معاہدہ- ترقیاتی کام کی تکمیل سے مشروط- حکومت کی جانب سے زمین کی طلب- عارضی طور پر غیر قانونی تکمیل- کیا کنٹریکٹ ختم ہوا ہے-

مئی 1941 میں مدعا علیہ نے کالونی اسکیم میں زمین کے پلاٹ کی خریداری کے لئے اپیل کنندہ کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا۔ انہوں نے زر بنامہ رقم ادا کی تھی اور درخواست گزار کے ذریعہ کچھ ترقیاتی کاموں کی تکمیل کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر لین دین مکمل کرنے کا کام کیا تھا۔ اس کے بعد حکومت نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت مذکورہ زمین حاصل کی تھی اور اس وجہ سے کمپنی جنگ کے دوران ترقیاتی کام کرنے سے قاصر تھی۔

یہ جاننے پر کہ حکومت نے ان کے ذریعہ تحویل میں لی گئی زمینوں کو ضبط کرنے کی تجویز پیش کی ہے، مئی 1946 میں، مدعا علیہ نے کمپنی سے رابطہ کیا تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ وہ زمین کی تقسیم کے بعد ترقیاتی کام کب مکمل کرے گی، تاکہ وہ اس کے بعد ایک ماہ کے اندر لین دین مکمل کر سکے۔ کمپنی نے دعویٰ کیا کہ معاہدہ منسوخ کر دیا گیا کیونکہ مدعا علیہ دسمبر 1943 میں اس کی طرف سے جاری کردہ سرکلر لیٹر کی شرائط پر عمل کرنے میں ناکام رہا تھا، جس میں تمام خریداروں کو غیر ترقی یافتہ حالت میں زمین قبول کر کے فوری طور پر رقم کی واپسی قبول کرنے یا ٹرانزیکشن مکمل کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے سرکلر لیٹر موصول ہونے سے انکار کیا اور اگست 1946 میں مقدمہ دائر کیا، جسے ٹرائل کورٹ نے ڈگری دیا تھا اور ہائی کورٹ نے اپیل میں اس ڈگری کو برقرار رکھا تھا۔

سپریم کورٹ میں کمپنی کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا تھا کہ کنٹریکٹ ناکامی کی وجہ سے منسوخ کیا گیا کیونکہ حکومت کی جانب سے طلب کیے گئے احکامات کے نتیجے میں اس کی کارکردگی غیر قانونی قرار دی گئی تھی اور اس کے علاوہ مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ قبل از وقت تھا کیونکہ معاہدے کے تحت مدعا علیہ کو ترقیاتی کام مکمل ہونے تک بعنامہ حاصل کرنے کا حق حاصل نہیں تھا۔

حکم ہوا کہ: (1) یہ نہیں کہا جاسکتا کہ درخواست دینے کے احکامات کی وجہ سے جس کا اثر کمپنی کی جانب سے یا اس کی جانب سے زمین پر انداج کو غیر قانونی قرار دینے پر پڑا تھا، درخواست کی مدت کے دوران، مادہ ناکامی کی حالت میں منسوخ رہا۔ [637 H]

اگر وقت معاہدے کے روح جیسا کا ہے، یا اگر معاہدے میں کارکردگی کا وقت مقرر کیا گیا ہے، تو معاہدہ ختم ہو جائے گا، اگرچہ اس کی کارکردگی کو غیر معینہ مدت کے لئے غیر قانونی قرار دیا گیا ہو، بشرطیکہ اس وقت کارکردگی سے منسلک غیر قانونی ہو جب معاہدہ انجام دیا جانا چاہئے تھا۔ [637 A-C]

موجودہ معاملے میں، یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ وقت معاہدے کے روح جیسے کا تھا یا یہ کہ معاہدہ جاری کیا گیا تھا کیونکہ یہ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 46 کے معنی کے اندر مناسب وقت میں انجام نہیں دیا گیا تھا۔ جب فریقین نے معاہدہ کیا، تو وہ موجودہ حالات سے واقف تھے اور ضروری مواد کے حصول میں مشکلات یا حکومت کی طرف سے زمین کے حصول کے امکان کو ذہن میں رکھنا چاہئے تھا۔ [637 E-H]

ڈینی موٹ اینڈ ڈکسن لمیٹڈ بمقابلہ جیمز فریزر اینڈ کمپنی لمیٹڈ [1944] A.C. 265 اور سٹیہ برتاگھوس و دیگر ایں بمقابلہ مگنیرم بنگور اینڈ کمپنی و دیگر۔ [1954] S.C.R. 310 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(ii) یہ دلیل کہ مقدمہ قبل از وقت تھا، قبول نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہائی کورٹ میں اپیل کی سماعت کے وقت ترقیاتی کام مکمل ہو چکا تھا۔ ایسی صورت میں عدالت بعد کے واقعات کا نوٹس لیتے ہوئے اپنی راحت کو اس کے مطابق ڈھالنے میں حق بجانب ہوگی۔ [638]

[A-B]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 180، سال 1962۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے 28 جنوری 1959 کے فیصلے اور ڈگری سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل اصل ڈگری نمبر 226 سال 1952 سے کی گئی تھی۔

درخواست گزار کی طرف سے بی سین اور ایس این کھر جی۔ مدعا علیہ کی طرف سے ہم چند دھر، ایس ایس کھنڈو جا اور گنپت رائے۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس مدھو لکر نے سنایا۔

مدھو لکر، جسٹس۔ یہ اپیل، جیسے ستیہ برتا گھوش بمقابلہ مگنیرم بنگور اینڈ کمپنی اور ایک اور (1) پچھلی جنگ کے دوران حکومت کی طرف سے دیئے گئے احکامات کے اثرات سے متعلق ہے جس کے تحت انہوں نے اپیل کنندہ کمپنی کی زمین پر قبضہ کر لیا تھا جسے انہوں نے لیک کالونی اسکیم کے نام سے جانا جاتا ہے، بلڈنگ پلاٹوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ سڑکوں اور نالوں کی تعمیر کے ذریعے۔ مدعی مدعا علیہ ان مختلف افراد میں سے ایک تھا جنہوں نے کمپنی کی جانب سے کی جانے والی عوامی پیشکشوں کی پیروی کرتے ہوئے پلاٹوں کی خریداری کے لئے کمپنی کے ساتھ معاہدے کیے تھے۔ یہ کام انہوں نے کمپنی کو درج ذیل خط لکھ کر کیا اور زر بنامہ کے ذریعے 202 روپے ادا کیے۔

"

مگنیرم بنگور اینڈ کمپنی

لینڈ ڈپارٹمنٹ۔

رساروڈ، جنوب،

ٹالی گنج، کلکتہ

نمبر 499، فون: جنوب 135.

بابو کے ذریعے۔

ری: پلاٹ نمبر 245 اور 246 احاطے میں 30 فٹ سڑک پر۔ لیک کالونی اسکیم نمبر 1، ثنا

لی بلاک۔

رقبے کی پیمائش 10ks. x ch. x sqr. ft۔ مربع فٹ زیادہ یا کم ہے۔

محترم جناب،

مٹی کی حالت کچھ بھی ہو، مظہر آپ سے زمین کا مذکورہ پلاٹ ۵۷۰۷۵ روپے (صرف ایک ہزار پچپن روپے) فی کٹہ کی اوسط شرح پر خریدنے کو تیار ہوں اور مظہر اصل قیمت کے 202 روپے فوری طور پر جمع کرانے کے لیے تیار ہوں۔ میں تاریخ سے ایک ماہ کے اندر ٹرانزیکشن مکمل کرنے کا وعدہ کرتا ہوں (؟) (الف) غور و فکر کی رقم اور وقت کے بقیہ حصے کی ادائیگی پر سڑک کی تکمیل کو معاہدے کا روح سمجھا جانا چاہئے۔ اگر میں مذکورہ مدت کے اندر ایسا کرنے میں ناکام رہا تو میرے ذریعہ جمع کی گئی رقم ضبط ہو جائے گی اور آپ زمین دوبارہ فروخت کرنے کے لئے آزاد ہوں گے اور میں اس کے نتیجے میں ہونے والے تمام نقصانات کا ذمہ دار ہوں گا۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی طرف سے مطلوبہ فارم میں باضابطہ معاہدے پر دستخط کرنے سے بھی اتفاق کرتا ہوں۔

آپ کا مخلص،

نام، گر بچن سنگھ،

پتہ: 1/48، چکر بیریا روڈ، نار تھ۔

تاریخ ہے.. 19.....

گواہ (sic)

پتہ.....

این بی۔ میں ڈیڈز کی رجسٹریشن کے وقت آدھی قیمت ادا کرنے پر اتفاق کرتا ہوں اور بقیہ رقم 6 فیصد سالانہ کی شرح سے سود کے ساتھ 6 سال کے اندر ادا کرنے پر رضامند ہوں اور مذکورہ پلاٹ نمبر 245 اور 246۔ میرے ذریعہ خریدی گئی خریداری کی رقم کے بقیہ حصے کی ادائیگی کے لئے مندرجہ بالا طریقے سے چارج کی جائے گی اور وصول کردہ ضروری سیکورٹی ڈیڈ کو میرے ذریعہ اپنے خرچ پر انجام دیا جائے گا اور رجسٹر کیا جائے گا۔

نام: گر بچن سنگھ

پتہ:

گواہ (sic)

4، بختیار شاہ روڈ، ٹالی گنج۔

اس خط میں کوئی تاریخ نہیں ہے۔ لیکن شاید یہ 14 مئی 1941 کو لکھا گیا تھا جس تاریخ کو کمپنی نے ان کے حق میں رسید جاری کی تھی۔ اس اسکیم کے تحت آنے والی زمین کے مختلف حصوں کو حکومت نے 12 نومبر 1941 سے 25 جولائی 1944 کے درمیان مانگی تھی۔ جواب دہندگان نے جن پلاٹوں کو خریدنے کا محاذہ دیا تھا، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اس زمین کا حصہ ہیں جو حکومت کی طرف سے 18 فروری 1944 کو دیے گئے ایک حکم کی بنیاد پر مانگی گئی تھی۔

کمپنی کے مطابق 24 دسمبر 1943 کو ان تمام افراد کو ایک سرکلر نوٹس بھیجا گیا تھا جنہوں نے ان سے پلاٹوں کی خریداری کا ٹھیکہ لیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ لیک کالونی اسکیم علاقے میں شامل زمین کا ایک بڑا حصہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت حاصل کیا گیا تھا اور حکومت نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ یہ کہنا ممکن نہیں تھا کہ حکومت کب تک قبضے میں رہے گی اور اسی وجہ سے جنگ کے تسلسل کے دوران اور ممکنہ طور پر جنگ کے خاتمے کے بعد بھی کئی سالوں تک سڑکوں اور نالوں کی تعمیر کا کام جاری رکھنا کمپنی کے لیے ممکن نہیں تھا۔ اس کے بعد سرکلر میں درج ذیل بیان کیا گیا:

"ان حالات میں ہم نے معاہدے کو منسوخ ماننے کا فیصلہ کیا ہے اور آپ کو اس خط کی وصولی کے ایک ماہ کے اندر آپ کی طرف سے جمع کرائی گئی رقم کی واپسی کا اختیار دیا ہے۔ معاہدے کو منسوخ ماننے سے انکار کی صورت میں، ہم آپ کو متبادل کے طور پر، اس خط کی وصولی سے ایک ماہ کے بعد بغلامہ کی نقل و حمل کی رجسٹریشن مکمل کرنے کی پیش کش کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ کو زمینیں لینا ہوں گی جیسا کہ اب ہے، جنگ کے خاتمے کے بعد جیسے ہی حالات اجازت دیں گے، سڑک اور نالہ ہم ہی بنائیں گے۔

اگر آپ مذکورہ بالا دو طریقوں میں سے کسی میں بھی اپنے اختیار کا استعمال نہیں کرتے ہیں تو معاہدہ منسوخ سمجھا جائے گا اور آپ کی رقم ضبط کر لی جائے گی۔"

8 مئی 1946 کو مدعا علیہ کے وکلاء نے ہدایات کے تحت کام کرتے ہوئے کمپنی کو لکھا کہ مدعا علیہ کو کمپنی کے دفتر سے پتہ چلا ہے کہ حکومت ان کے زیر قبضہ زمینوں کو ضبط کرے گی اور کمپنی سے پوچھ گچھ کرے گی کہ کمپنی کے لئے مدعا علیہ کو پلاٹوں کا قبضہ کب فراہم کرنا ممکن ہوگا۔ اس خط کے جواب میں کمپنی نے 29 مئی 1946 کو ان کی توجہ اپنے

سرکلریٹر کی طرف مبذول کرائی اور کہا کہ مدعا علیہ کی جانب سے ان کے ذریعہ دیئے گئے اختیارات کو استعمال کرنے میں ناکامی کی وجہ سے معاہدہ منسوخ کر دیا گیا اور زر بے نامہ رقم ضبط کر لی گئی۔

13 جون 1946 کو مدعا علیہ کے وکلاء نے کمپنی کے جواب پر حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ مدعا علیہ کو کمپنی کے جواب میں حوالہ دیا گیا سرکلر موصول نہیں ہوا اور اس کا اختتام یہ کہتے ہوئے ہوا:

لہذا میرے موکل اب آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ سڑکیں کب مکمل کریں گے تاکہ وہ سڑکوں کی تکمیل کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر گاڑیوں کی تکمیل کے لیے ضروری اقدامات کر سکیں۔

"میرا مذکورہ موکل آپ سے مطالبہ کرتا ہے کہ سڑکوں کی تکمیل کی متوقع تاریخ سے سات دن کے اندر اندر اسے مطلع کریں تاکہ وہ معاہدے کے مطابق نقل و حمل مکمل کر سکے اور ایسا نہ کرنے پر وہ اس معاملے میں آپ کے خلاف قانونی اقدامات کرنے پر مجبور ہو جائے گا جیسا کہ اسے اس معاملے میں مشورہ دیا جاسکتا ہے۔ مزید حوالہ کے بغیر جو براہ مہربانی نوٹ کریں۔"

بظاہر کمپنی نے اس نتیجے کے ساتھ کچھ نہیں کیا کہ موجودہ مقدمہ مدعا علیہ نے 8 اگست 1946 کو علی پور میں دوسرے ماتحت جج کی عدالت میں دائر کیا تھا۔ کمپنی نے مختلف بنیادوں پر مقدمے کی مخالفت کی لیکن اس اپیل کے مقصد کے لئے صرف دو مواد ہیں کیونکہ مسٹر سین نے اپنی دلیل کو صرف ان معاملات تک محدود رکھا ہے۔ ایک یہ کہ یہ معاہدہ ناکامی کی وجہ سے ختم کیا گیا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ مقدمہ قبل از وقت تھا۔ مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا تھا اور ہائی کورٹ نے اپیل میں اس حکم نامے کو برقرار رکھا تھا۔ ایک سرٹیفکیٹ کہ یہ کیس اس عدالت میں اپیل کے لئے موزوں ہے، ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا اور کمپنی نے اس عدالت سے اپیل کرنے کے لئے خصوصی اجازت مانگی تھی۔ اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آتا ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ یہ معاملہ واقعی اس عدالت کے فیصلے کا احاطہ کرتا ہے جس کا ہم نے آغاز میں حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ، مسٹر سین بتاتے ہیں کہ یہ سوال کہ کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس

معاهدے کو خارج کیا گیا ہے کیونکہ اس کی کارکردگی کو حکومت کی طرف سے اس معاملے میں اس عدالت کے سامنے اٹھائے جانے کے احکامات کے نتیجے میں غیر قانونی قرار دیا گیا تھا، اس کے ذریعے اٹھائے جانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی اور اسے کھلا چھوڑ دیا گیا تھا۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ فیصلے کے آخری حصے کے بارے میں اس عدالت کے کچھ مشاہدات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ عدالت اس دلیل کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھی جس پر اس کے سامنے زور دیا جانا چاہئے تھا۔ لیکن، مسٹر سین کہتے ہیں کہ چونکہ اس تنازعہ کو اٹھانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی، اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس عدالت کے ریمارکس محض پاس کرنے میں کیے گئے تھے اور زیادہ سے زیادہ اسے اس کے خیالات کا عارضی اظہار سمجھا جاسکتا ہے۔ ہمیں لگتا ہے کہ مسٹر سین اس معنی میں صحیح ہیں کہ اس سوال کو دراصل اس عدالت نے کھلا چھوڑ دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود، ہمیں اس بات پر غور کرنا ہو گا کہ کیا وہ بنیادیں جن پر پچھلا فیصلہ منحصر ہے، مسٹر سین کے ذریعے پیش کی گئی دلیل کے سلسلے میں غور و خوض کے لئے مناسب نہیں ہوں گے۔

جہاں تک ناکامی کی وجہ سے معاہدہ کی ادائیگی کا تعلق ہے تو معاہدے میں ایک مدت کو اس کی کارکردگی کے لئے بنیادی اصطلاح قرار دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ انگلینڈ کی عدالتیں کرتی ہیں کیونکہ ہمارے پاس یہاں دفعہ 56 اور کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 32 کی دفعات موجود ہیں۔ پچھلے معاملے میں اس عدالت کا یہی موقف تھا اور یہ فیصلہ ہمیں جوڑتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کسی معاہدے کو یا تو کارکردگی کی ناممکنیت کی وجہ سے ناکام کیا جاسکتا ہے یا اس وجہ سے کہ کارکردگی غیر قانونی ہو گئی ہے جس کے لئے دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی ذمہ دار نہیں تھا۔ اس سے پہلے کے معاملے میں اس عدالت نے کہا تھا کہ جہاں حالات خراب ہونے کی وجہ سے معاہدے کی ایک لازمی شرط کی کارکردگی ناممکن ہو گئی ہے وہاں معاہدہ جاری کیا جائے گا۔ اس عدالت نے مزید کہا ہے کہ ناممکن کو مطلق ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ کافی ہے اگر کسی وجہ سے مزید کارکردگی ناقابل عمل ہو جائے جس کے لئے دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی ذمہ دار نہیں تھا۔ تاہم، اس نے کہا کہ محض یہ حقیقت کہ معاہدے کی ایک لازمی مدت یعنی اسکیم کے تحت علاقے کی ترقی کا کام اس لیے نہیں کیا جاسکتا کیونکہ زمین مانگی گئی تھی، اس سے

معاهدے کو مایوس کرنے کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ اگرچہ ترقی سے متعلق اصطلاح معاہدے کی ایک لازمی مدت تھی، لیکن زمین کا حصول صرف ایک عارضی مدت کے لئے تھا۔ اس کے علاوہ پارٹیوں نے جان بوجھ کر کوئی وقت مقرر نہیں کیا تھا جس کے اندر سڑکوں اور نالوں کی تعمیر کی جانی تھی کیونکہ وہ سامان کی کمی اور حکومت کی طرف سے اس طرح کی سرگرمیوں پر عائد کی گئی مختلف پابندیوں کی وجہ سے کام کو انجام دینے میں مشکلات سے آگاہ تھے۔ اس عدالت نے یہ بھی نشاندہی کی:

"ایک اور اہم بات جس پر اس سلسلے میں توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ جنگ پہلے ہی جاری تھی، جب فریقین نے معاہدہ کیا تھا۔ جنگی مقاصد کے لئے زمینوں پر عارضی قبضہ حاصل کرنے کے احکامات اس عرصے کے دوران معمول کے واقعات تھے۔ (صفحہ

(326-327)

اگرچہ یہ مشاہدات اس دلیل سے نمٹنے کے دوران کیے گئے تھے کہ معاہدہ کارکردگی کے ناممکن ہونے کی وجہ سے مایوس ہوا ہے لیکن وہ اس بنیاد پر استدلال پر غور کرتے ہوئے مکمل طور پر اپنی جگہ سے باہر نہیں ہوں گے کہ معاہدے کی مسلسل کارکردگی کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔

دفعہ 56 جس چیز کی بات کرتا ہے وہ ایک معاہدہ ہے، جس کی کارکردگی غیر قانونی ہو گئی ہے۔ اب یہ سچ ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت ایسا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا جس میں کمپنی کو سڑکوں اور نالوں کی تعمیر کا کام کرنے سے روکا گیا ہو۔ کمپنی کو فراہم کردہ اصل آرڈر، دیگر چیزوں کے علاوہ، فراہم کرتا ہے:

مذکورہ زمین کا مالک / قابض:

(a) مذکورہ زمین کو 14 نومبر 1941ء کو دوپہر ایک بجے بنگال کے وقت کے مطابق دوپہر ایک بجے تک ملٹری اسٹیٹس آفیسر بنگال سرکل کے کنٹرول میں رکھے گا جب تک کہ موجودہ جنگ کے خاتمے کے چھ ماہ بعد تک اسے ترک نہ کیا جائے۔

اس حکم کے نتیجے میں کمپنی نے زمین کا قبضہ کھو دیا اور خود بخود اس تک رسائی کھو دی۔ زمین پر قبضہ کیے بغیر کمپنی سڑکوں اور نالوں کی تعمیر کے خریداروں کے ساتھ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر سکتی تھی۔ اگر اس حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے کمپنی کے ملازمین،

ایجنٹ یا ٹھیکیدار اس زمین پر گھس کر سڑکوں اور نالوں کی تعمیر کا کام کرتے جس کا قبضہ حکومت کے پاس تھا، تو وہ ڈیفنس آف انڈیا رولز اور کمپنی کے رول (a) 75 کے ذیلی قاعدہ (7) کے تحت سزا کے مستحق ہوں گے۔ ہمیں بتایا گیا کہ یہ زمین حکومت نے فوجی مقاصد کے لیے استعمال کی تھی۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ اس زمین کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ 7 کے تحت محفوظ مقام قرار دیا گیا ہو۔ تاہم، اس طرح کے اعلان کے بغیر، ہم مسٹر سین سے اتفاق کرتے ہیں کہ کمپنی، اس کے ایجنٹوں، نوکروں یا ٹھیکیداروں کے لئے قانون کے مطابق ذمہ دار ٹھہرائے بغیر درخواست کے حکم کے نفاذ کے دوران زمین پر جانا ممکن نہیں تھا۔

اس کے باوجود یہ بات واضح ہے کہ جو کچھ بھی غیر قانونی ہو گیا تھا وہ سڑکوں اور نالوں کی تعمیر تھا جبکہ زمین کبھی نہ کبھی حکومت کی طرف سے چھوڑنے کا پابند تھا اور اس لئے اصل میں جو سرگرمیاں غیر قانونی قرار دی گئی تھیں وہ ہمیشہ کے لئے ممنوع نہیں تھیں بلکہ عارضی طور پر۔ یہ ہو سکتا ہے کہ پابندی کی مدت غیر یقینی تھی لیکن مستقل نہیں تھی۔ لہذا یہ پوچھنا مناسب ہو گا کہ کیا کسی معاہدے کو مناسب طریقے سے مایوس کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایک خاص مدت کے لیے اس کی کارکردگی غیر قانونی ہو چکی ہے۔ مسٹر سین کے مطابق جس لمحے معاہدے کے ایک فریق کے لیے کارکردگی جاری رکھنا غیر قانونی ہو گیا، ٹھیکہ ختم کر دیا گیا اور اس سلسلے میں انہوں نے ہمیں ڈینی موٹ اینڈ سکسن لمیٹڈ بمقابلہ جیمز بی فریزر اینڈ کمپنی لمیٹڈ<sup>(1)</sup> میں لارڈ رائٹ کے کچھ مشاہدات اور رپورٹ کے کچھ دیگر حصوں کا حوالہ دیا۔ ہم نے ان سے یہ سوال پوچھا کہ ایک ماہ کی مدت کے لیے درخواست دینے کا کیا اثر پڑے گا۔ کیا یہ معاہدے کی ادائیگی کے طور پر کام کرے گا؟

اس پر ان کا جواب نفی میں تھا اور ہم سمجھتے ہیں کہ جواب درست تھا۔ تو سوال یہ ہو گا کہ کیا اس سے کوئی فرق پڑے گا اگر غیر قانونی طور پر غیر معینہ مدت کے لئے معاہدے کی کارکردگی کو منسلک کیا جائے؟ ہمارے فیصلے میں اگر وقت معاہدے کے جوہر کا ہے یا اگر معاہدے میں کارکردگی کا وقت مقرر کیا گیا ہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ معاہدہ ختم ہو جائے گا اگرچہ اس کی کارکردگی غیر معینہ مدت کے لئے غیر قانونی قرار دی گئی ہو بشرطیکہ معاہدے کی کارکردگی کو اس وقت غیر قانونی قرار دیا گیا ہو جب معاہدہ انجام دیا جانا

چاہئے تھا۔ لہذا اگر کسی معاہدے کی کارکردگی کو بعد کے کسی واقعے کی وجہ سے غیر قانونی قرار دیا گیا ہو تو اس کا کنٹریکٹ ختم کر دیا جائے گا لیکن ضروری نہیں کہ اس طرح کی ادائیگی اس تاریخ سے کی جائے جس تاریخ کو مزید کارکردگی کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہو، جب تک کہ مزید کارکردگی کو ہمیشہ کے لیے غیر قانونی قرار نہ دیا جائے۔ اگر معاہدے کی کارکردگی کو یا تو مقررہ مدت کے لئے یا غیر معینہ مدت کے لئے غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے تو معاہدہ اس وقت تک جاری نہیں ہو گا جب تک کہ اس دن یا اس وقت کے دوران جب تک اس کی کارکردگی پر پابندی موجود نہ ہو۔ یہاں جناب سین نے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ مدعا علیہ نے وقت کو معاہدے کا خلاصہ بنایا تھا لیکن اس کا اطلاق صرف سڑکوں اور نالوں کی تکمیل کے بعد نقل و حمل کی منظوری پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی نشاندہی کی جا چکی ہے، فریقین اس وقت کے بارے میں مکمل طور پر خاموش تھے جب سڑکوں اور نالوں کو مکمل کیا جانا تھا۔ لہذا، جہاں تک معاہدے کے اس پہلو کا تعلق ہے، وقت کو کسی بھی طرح معاہدے کا جوہر نہیں بنایا گیا تھا۔ مسٹر سین کے مطابق، تاہم، جہاں فریقین معاہدے کے وقت میں یہ واضح کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ اسے کس مدت کے اندر انجام دیا جانا ہے، معاہدہ ایکٹ کی دفعہ 46 آتی ہے اور فریقین کو اس بات پر اتفاق کیا جاسکتا ہے کہ معاہدہ مناسب وقت کے اندر انجام دیا جائے گا۔ اس کا جواب وہی ہو گا جو پہلے کیس میں دیا گیا تھا، یعنی جب فریقین نے معاہدہ کیا تھا تو وہ موجودہ حالات سے واقف تھے اور اس امکان کو ذہن میں رکھنا چاہئے تھا کہ اصل میں جو کچھ ہوا ہے اس طرح کچھ ہو سکتا ہے اور، لہذا، اس وقت کی وضاحت نہیں کی جس کے اندر زمین کو ترقی دی جانی تھی۔ دوسرے لفظوں میں، فریقین کا ارادہ مناسب وقت کی گنتی سے اس وقت کو خارج کرنا تھا جو ضروری مواد کی خریداری میں لیا گیا تھا جو حاصل کرنا آسان نہیں تھا اور اگر حکومت کی طرف سے زمین مانگی جاتی ہے تو اس پر غور کیا جاسکتا ہے۔ لہذا، ہمارے خیال میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ درخواست دینے کے احکامات کی وجہ سے جس کا اثر کمپنی کی جانب سے زمین پر یا اس کی جانب سے داخلے کو غیر قانونی قرار دینے پر تھا، معاہدہ حاصل کرنے کی مدت کے دوران ختم کیا گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ مخصوص کارکردگی کے لئے مقدمہ قبل از وقت تھا کیونکہ معاہدے کے تحت مدعا علیہ کو اس وقت تک بعناامہ حاصل کرنے کا حق نہیں ملتا تھا جب تک کہ اسکیم میں شامل زمین کی ترقی مکمل نہیں ہو جاتی۔ یہ بالکل سچ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کام اس وقت مکمل ہو چکا تھا جب ہائی کورٹ میں اپیل کی سماعت ہوئی تھی۔ ایسے معاملے میں عدالت اپنے ریلیف کو اس کے مطابق ڈھالنے میں بعد کے واقعات کا نوٹس لینے میں حق بجانب ہوگی۔

ہمارے فیصلے میں مندرجہ ذیل عدالتیں مدعا علیہ کے دعوے کو برقرار رکھنے میں درست تھیں۔ اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔  
اپیل خارج کر دی گئی۔